HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
AL-HAYAT RESEARCH JOURNAL
AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print): 3006-4759
Volume 2 Issue 2 (Jan-Mar 2025)

شب رفتہ:خواجہ محمد زکریا کے مرتبہ ایڈیشن کا تنقیدی جائزہ

Shab e Rafta: A Critical Analysis of the Edition Edited by Khawaja Muhammad Zakariya

Afshan Noreen
PhD Scholar Urdu, National College of Business Administration $ Economics Sub Campus Bahawalpur
afshannoureenjee@gmail.com

Tasleem Akhtar
MPhil Urdu, National College of Business Administration $ Economics Sub Campus Bahawalpur
maahmad489@gmail.com

Mushtaq Ahmad
PhD Scholar Urdu, Chief Editor, Monthly Dareecha e Qiyas Lahore, mushtaqkharal46@gmail.com

Abstract

Shab e Rafta is considered one of the finest works of Majid Amjad, first published in 1958. Following the poet's death in 1974, no subsequent editions were released, which meant that the errors in the first edition persisted without any attempts at correction. Despite these shortcomings, the book remains a remarkable masterpiece of imagery and imagination, showcasing a versatile use of language. In a later edition, Khawaja Muhammad Zakariya undertook the task of editing the collection, which was published by Alhamd Publications in Lahore. This edition includes 67 poems and 15 ghazals, organized chronologically based on their date of composition. While Hanif Ramay had previously edited the work, it appears no substantial changes were made thereafter. Notably, there is no mention of variations in script or translations for the multilingual terms used in the poems. Moreover, Khawaja Zakariya did not specify how many editions were consulted during his editing process, or which edition served as the basis for the new version. A single incomplete reference is provided throughout the book. Nonetheless, Khawaja Zakariya deserves credit for presenting a fresh edition, utilizing modern printing techniques. However, the edition still requires further editing, including the addition of a comprehensive vocabulary section with translations and explanations to enhance understanding.

Keywords: Majid Amjad, Shab e Rafta, Khawaja Muhammad Zakariya, Poetry Edition, Textual Editing

تمہید:

"شب رفتہ" مجید امجد کا ایک اہم ادبی شہکار ہے جسے اردو ادب میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ یہ کتاب 1958 میں پہلی بار شائع ہوئی اور اس کے بعد سے اس کی اہمیت میں اضافہ ہوتا رہا۔ مجید امجد کی وفات کے بعد 1974 میں اس کتاب کا کوئی نیا ایڈیشن منظر عام پر نہیں آیا، جس کے باعث ابتدائی ایڈیشن کی اغلاط اور کمیوں کی کوئی تصحیح نہیں ہو سکی۔ "شب رفتہ" کی زبان اور اس کی تخلیقی امیجری اسے ایک منفرد مقام دیتی ہے، تاہم اس کے اولین ایڈیشن میں موجود غلطیوں کی اصلاح کا عمل ضروری تھا۔ اس تحقیقی مضمون میں "شب رفتہ" کے خواجہ محمد زکریا کے مرتب کردہ ایڈیشن کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے، جسے الحمد پبلی کیشنز لاہور نے شائع کیا۔ اس ایڈیشن میں 67 نظمیں اور 15 غزلیات شامل ہیں، جنہیں خواجہ زکریا نے تاریخ اور ترتیب کے مطابق مرتب کیا ہے۔ مضمون میں کتاب کے اس ایڈیشن کی فنی ولسانی خصوصیات پر تفصیل سے بات کی گئی ہے، اور اس میں موجود اغلاط کی نشاندہی کی گئی ہے جنہیں درست کرنے کی ضرورت ہے۔ اس تحقیق کا مقصد خواجہ زکریا کی

CC BY

مرتب کردہ اس ایڈیشن کے تنقیدی جائزے کے ذریعے اس کی اہمیت کو اجاگر کرنا اور اس میں موجود مسائل جیسے کہ مختلف نسخوں کا ذکر نہ کرنا، غیر مترجم الفاظ کی وضاحت نہ کرنا، اور حوالہ جات کی کمی کو واضح کرنا ہے۔ علاوہ ازیں، یہ بھی بحث کی گئی ہے کہ اس ایڈیشن کی اشاعت کے وقت اردو ادب میں کیا لسانی و ادبی تبدیلیاں آئیں اور کس طرح ان تبدیلیوں کا اثر اس ایڈیشن پر پڑا۔ مجموعی طور پر، یہ تحقیقی مضمون "شب رفتہ" کے اس ایڈیشن کی اہمیت، اس کے متن کی صحت، اور اس کے تدارک کے لیے درکار اصلاحات پر روشنی ڈالے گا تاکہ قارئین کو اس کتاب کی اصل تخلیقی قدر کا صحیح ادراک ہو سکے۔

تعارف:

"شب رفتہ" مجید امجد کا وہ شعری مجموعہ ہے جسے اردو ادب میں ایک عظیم اور منفرد مقام حاصل ہے۔ یہ مجموعہ 1958 میں پہلی بار شائع ہوا اور اس کے بعد اس کی شاعری نے اردو ادب کی دنیا میں ایک خاص شناخت بنائی۔ مجید امجد کی شاعری میں زندگی کے گہرے فلسفے، انسانی جذبات کی کیفیات، اور خوبصورت امیجری کی جھلکیاں ملتی ہیں۔ ان کی شاعری نہ صرف ادب کے ماہرین بلکہ عام قارئین کے دلوں کو بھی اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ "شب رفتہ" کی تخلیق بھی اس امر کا غماز ہے کہ مجید امجد نے اپنی شاعری کے ذریعے زندگی کی پیچیدگیوں کو بہت خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ اس مجموعہ میں 67 نظمیں اور 15 غزلیات شامل ہیں جو 1937 سے 1958 کے درمیان تخلیق کی گئی تھیں، اور ان نظموں میں انسانی جذبات، فکر اور تخیل کی جھلکیاں واضح طور پر نظر آتی ہیں۔ "شب رفتہ" کی پہلی اشاعت کے بعد مجید امجد کا انتقال 1974 میں ہوا، اور اس کے بعد اس کتاب کا کوئی نیا ایڈیشن منظر عام پر نہیں آیا۔ یہی وجہ تھی کہ ابتدائی ایڈیشن میں موجود اغلاط اور کمیوں کی تصحیح کا عمل رک گیا اور وہی اغلاط بعد کے تمام ایڈیشنز میں برقرار رہیں۔ اس حقیقت نے "شب رفتہ" کی اصلی تخلیق کے حوالے سے ایک خلا پیدا کیا، اور یہ سمجھنا ضروری ہو گیا کہ مجید امجد کی شاعری کو اس کی صحیح شکل میں پیش کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جب خواجہ محمد زکریا نے 1990 کی دہائی میں اس مجموعہ کی دوبارہ اشاعت کی، تو اس ایڈیشن کے ذریعے کتاب کو جدید طباعت کے تقاضوں کے مطابق پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ خواجہ محمد زکریا نے "شب رفتہ" کے اس ایڈیشن کی تدوین اور ترتیب کو اپنے ذاتی طور پر مرتب کیا، جس میں 67 نظموں اور 15 غزلیات کو تاریخ کی ترتیب کے مطابق پیش کیا گیا۔ انہوں نے مجید امجد کی شاعری کے ذریعے پیدا ہونے والے مختلف جذباتی اور تخلیقی پہلوؤں کو جدید تر طریقے سے قارئین تک پہنچانے کی کوشش کی، لیکن اس ایڈیشن میں بھی کئی اہم پہلوؤں کو نظر انداز کیا گیا۔ خواجہ محمد زکریا کی تدوین میں سب سے بڑی خامی یہ تھی کہ انہوں نے مختلف ایڈیشنز کی تصحیح اور ان کے اختلافات کو واضح نہیں کیا۔ مزید برآں، اس ایڈیشن میں جو الفاظ مختلف زبانوں جیسے کہ پنجابی، فارسی اور سنسکرت سے لیے گئے تھے، ان کی وضاحت نہیں کی گئی۔ اس طرح کی خامیاں اس ایڈیشن کی معیاریت میں رکاوٹ بنتی ہیں اور اس کتاب کی صحیح تخلیقی قدروں کو اجاگر کرنے میں ایک اہم مسئلہ ہیں۔

"شب رفتہ" کی اس تحقیقی تجزیے میں ان تمام پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے جن پر خواجہ زکریا کی تدوین کے دوران توجہ دینے کی ضرورت تھی۔ اس میں مجید امجد کی شاعری کے اصل معنی اور ان کی تخلیق کی نوعیت پر روشنی ڈالی گئی ہے، اور ان اغلاط کا بھی جائزہ لیا گیا ہے جو اس ایڈیشن میں موجود ہیں۔ اس تحقیقی مضمون کا مقصد یہ ہے کہ ہم "شب رفتہ" کے اس ایڈیشن کا مفصل تنقیدی جائزہ پیش کریں تاکہ اس کتاب کی اصل قدروں کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے اور اس کی اہمیت کو اردو ادب میں دوبارہ اجاگر کیا جا سکے۔ یقیناً، "شب رفتہ" کا یہ ایڈیشن خواجہ محمد زکریا کی محنت کا نتیجہ ہے، جس میں جدید طباعت کے تقاضوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ تاہم، اس میں مزید اصلاحات اور مکمل تدوین کی ضرورت ہے تاکہ یہ کتاب اردو ادب کے ایک مکمل اور مستند نسخے کے طور پر سامنے آ سکے۔ اس تحقیقی مضمون میں ان تمام اہم نکات کا تذکرہ کیا جائے گا تاکہ "شب رفتہ" کے حوالے سے ایک جامع اور مفصل تجزیہ پیش کیا جا سکے۔

مجید احمد 1914 میں جھنگ میں پیدا ہوئے۔ ملازمت کا زیادہ عرصہ ساہیوال میں گزرا. اسی وجہ سے ان کی شاعری میں دیہاتی زندگی کے ساتھ ساتھ شہر کی زندگی کا عکس بھی نمایاں ہے۔ والد کی دوسری شادی نے مجید امجد کی زندگی کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ اس کے دماغ پر اس حادثے نے وہ گہرے اثرات چھوڑے کہ ان کی دنیا کی اقدار پر سے اعتماد اٹھ گیا۔ شاید اس حوالے سے مجید خود شب رفتہ کے فلیپ پر یوں رقمطراز ہیں۔[۱]

”اب کی یہ ریت چل پڑی ہے کہ آپ اپنے متعلق جو رائے رکھتے ہیں اس کو دوسروں کی زبان سے کہلوا دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کہیں بہتر یہ ہے کہ اپنے متعلق میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں خود ہی کہہ دوں۔ میں ایک عمر سے نظم اور اس کے گوناگوں اشکال کا سودائی رہا ہوں اور لکھنے میں ایک خانکاہ لگن میری صبحوں اور شاموں کی مناگیری رہی ہے۔ اس دھن میں جو کچھ میں نے لکھا ہے اس کا انتخاب شب رفتہ میں شامل ہے۔ ان میں سے اکثر نظمیں ۱۹۳۷ء اور ۱۹۵۸ء کے درمیان کہی گئیں۔ ان کی ایک ایک سطر کو میں نے صدہا آتش بجالحات کی تمازت میں ڈھالا ہے"۔

میرے زیر مطالعہ شب رفتہ کا وہ ایڈیشن ہے جس کی تصحیح متن خواجہ محمد زکریا صاحب نے کی ہے اور اسے الحمد پبلی کیشنز لاہور نے شائع کیا ہے۔ شب رفتہ میں چونکہ ۶۷ نظمیں اور ۱۵ غزلیں شامل ہیں خواجہ زکریا صاحب نے اسے باترتیب عہد مرتب کیا ہے اور ہر نظم کے نیچے تاریخ، ماہ و سال درج کیے ہیں۔ صفدر حسین[۲] نے ابتدا میں یہ اشاعت کیوں؟ کے عنوان سے تحریر کیا ہے۔ "شب رفتہ پہلی بار ۱۹۵۸ء میں شائع ہوئی۔ مجید امجد کا انتقال ۱۹۷۴ء میں ہوا۔ سولہ سال کے اس عرصہ میں غالباً اس کا کوئی دوسرا ایڈیشن نہیں چھپا۔ اس لیے اولین اشاعت میں جو اغلاط درج آ گئی تھیں ان کی تصحیح نہ ہو سکی۔ وفات کے بعد مجید امجد کی مقبولیت رفتہ رفتہ بڑھتی رہی، اس لیے کئی اداروں نے ”شب رفتہ“ شائع کی مگر اغلاط میں اضافہ ہوتا گیا۔ کلیات مجید امجد (الحمد پبلی کیشنز) کی اشاعت

cc BY

کے وقت " شب رفتہ " کی بیشتر اغلاط کو درست کر دیا گیا تھا مگر وہ " کلیات " کے ایک جزو کی حیثیت رکھتی تھی اور کلیات میں نظموں کو زمانی ترتیب سے یکجا کیا گیا تھا۔اس لیے مجید امجد کی مرتبہ شب رفتہ کے نسخہ اولین کی ترتیب ملحوظ خاطر نہ رکھی جا سکی۔ضرورت تھی کہ ایک صحیح نسخہ شاعر کی زندگی میں شائع ہونے والے ایڈیشن کی ترتیب کے مطابق صحت متن کے ساتھ شائع کیا جائے۔یہ نسخہ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے طبع کیا جا رہا ہے۔تمام تخلیقات کے سالہائے تخلیق بھی درج کر دیئے گئے ہیں تا کہ زمانی ترتیب کے جویاؤں کی سہولت رہے۔امید ہے یہ ایڈیشن قارئین کی توقعات پر پورا اترے گا"۔

زیر نظر ایڈیشن میں نظموں کے آخر میں تاریخ،ماہ و سال کا اندراج کر دیا گیا ہے اور بقول پبلشر کافی حد تک اغلاط کو درست کر دیا گیا ہے مگر ہم اسے ایک جامع تدوین نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس میں مندرجہ ذیل امور کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

اختلاف نسخ

جناب خواجہ محمد زکریا صاحب نے پورے متن میں کہیں بھی اختلافِ نسخ نہیں دکھایا اور نہ ہی یہ بتایا گیا ہے کہ تدوین کے وقت دستیاب نسخوں کی تعداد کیا تھی اور ان میں سے اساسی نسخہ کسے بنایا گیا ہے؟ آیا کہ اغلاط صرف رموز واوقاف کی تھیں یا پھر صرف و نحو کی؟اب یہاں پر یہ ابہام پیدا ہو گیا ہے کہ آیا کہ صحت متن پر تو کوئی فرق نہیں پڑا کیونکہ میرے سامنے ایک ابتدائی نسخہ موجود ہے جس کی زیبائش حنیف رامے نے کی اور اسے سویرا آرٹ پریس، نیا ادارہ،لاہور نے شائع کیا۔جس کو سامنے رکھتے ہوئے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ خواجہ صاحب کو مندرجہ ذیل اختلاف کا ذکر ضرور کرنا چاہیے تھا۔

ا۔نشان ربط کی جگہ وقف کی علامت کئی نظموں میں لگا دی گئی ہے مثلاً غزل 'کوئی بھی در دِ سر محفل زمانہ رہا' میں کئی جگہوں پر علامت وقف (،) لگا دی گئی ہے جبکہ باقی نسخوں میں نشان ربط (-) موجود ہے۔اسی طرح فجائیہ (!) کو بھی ترک کر دیا گیا ہے جبکہ باقی نسخوں میں وہ موجود ہیں۔

۲۔ نظم نمبر ۲۲ جس کا عنوان مجید امجد نے نہیں دیا تھا اور نہ ہی علیحدہ عنوان کے ساتھ فہرست میں شامل کیا تھا جبکہ خواجہ زکریا صاحب نے اسے 'عزم نظر نہیں' کا عنوان بھی دیا اور فہرست میں علیحدہ سے شامل کیا۔

۳۔ نظم 'حسن' [۳] کے پانچویں بند کی ترتیب کچھ یوں تھی

یہ زندگی تو ہے اک جذبہ والہانہ مرا

یہ عشق تو ہے اک احساس بیخودانہ پھر مرا

خواجہ صاحب نے مصرعہ دوم کو پہلے لکھا اور مصرعہ اول کو بعد میں اور اسکی وضاحت بھی نہیں کی گئی۔

یہ عشق تو ہے اک احساس بیخودانہ مرا

یہ زندگی تو ہے اک جذبہ والہانہ مرا

۴۔ نظم 'صبح جدائی' میں 'باھو' لفظ کی جگہ 'بانہو' استعمال کیا گیا ہے۔

۵۔ نظم 'شاعر' کے مصرعہ میں جب سوچتا ہوں کہ انسان کا انجام میں خواجہ زکریا صاحب نے 'انساں لکھا ہے۔

حواشی،حوالہ جات،تعلیقات

شب رفتہ کے پورے ایڈیشن میں صرف ایک حوالہ دیا گیا ہے اور وہ بھی نامکمل 'محبت کے دشمن سماجوں کی دنیا'

حوالہ میں لکھا گیا ہے کہ ساحر لدھیانوی [۴] کے مشہور گیت کے بعض مصرعے اسی بند سے ماخوذ ہیں۔ان

CC BY

مصرعوں کی تفصیل نہ دی گئی ہے جو کچھ اس طرح ہیں

"یہ محلوں یہ تختوں یہ تاجوں کی دنیا

یہ انسان کے دشمن سماجوں کی دنیا

یہ دولت کے بھوکے رواجوں کی دنیا

یہ دنیا اگر مل بھی جائے تو کیا ہے"

اسی طرح خواجہ صاحب کو نظم ' بندہ ' کے حوالے سے یہ بھی واضح کرنا چاہیے تھا کہ وصی شاہ(۵) نے اپنی مشہور نظم کنگن کا خیال نظم ' بندہ ' سے ماخوذ کیا ہے۔

"کاش میں تیرے حسین ہاتھ کا کنگن ہوتا

تو بڑے پیار سے چاہ سے بڑے مان کے ساتھ

اپنی نازک سی کلائی پر چڑھاتی مجھ کو

اور بیتابی سے فرصت کے خزاں لمحوں میں

تو کسی سوچ میں ڈوبی جو گھماتی مجھ کو

میں تیرے ہاتھ کی خوشبو سے مہک سا جاتا"

نظم ' خدا ' میں لفظ پر میشر کی حواشی میں وضاحت بھی کر دی جاتی تو قاری کے لیے آسانی رہتی۔

وشنو کا ایک لقب (خدا تعالیٰ)

اسی طرح مجید امجد کی نظم 'دل دریا سمندر ڈونگھے 'کا عنوان کی تفصیل بتا دی جاتی تو قاری کی معلومات میں مزید اضافہ ہو جاتا۔ یہ حضرت سلطان باہو(۶) کی ایک کافی سے لیا گیا ہے جس کے کچھ مصرعے یوں ہیں،

"دل دریا سمندر دونگھے، کون دلاں دیاں جانے ہو

وچے بیڑے وچے جھیڑے، وچے ونجھ مہانے ہو"

مقدمہ

ایک ایسی کتاب جسکے صحت متن سے متعلق بہت سے سوالات پیدا ہو چکے ہوں اور اس کی درستی بھی عمل میں

لائی جائے تو ایسی تدوین کے بعد مقدمہ کا نہ لکھا جانا سمجھ سے بالاتر ہے۔ بہت سے وضاحت طلب امور مقدمہ میں بیان ہو جانے سے ابہام ختم ہو جاتا۔ مقدمہ میں یہ بھی وضاحت کر دی جاتی کہ تدوین کا کونسا طریقہ اپنایا گیا؟ کل دستیاب نسخے کتنے تھے؟ اساسی نسخہ کسے اور کیوں بنایا گیا؟ منشا مصنف اور انشا مصنف کا کس حد تک خیال رکھا گیا؟ قیاسی تصحیح کی ضرورت کہاں پڑی؟ اور مدون کو کن مر

CC BY

احل سے گزرناپڑا؟وغیرہ وغیرہ۔اس کے علاوہ یہ کام کتنے عرصہ میں پایہ تکمیل کو پہنچااور کون کون سے بیرونی عوامل مددگار ثابت ہوئے؟بحر کیف "شب رفتہ" میں مقدمہ کی کمی کو شدت سے محسوس کیاجارہاہے۔

فرہنگ

"شب رفتہ" کی تدوین اسکی پہلی اشاعت سے تقریباًپچاس سال بعد ہوئی۔اردوزبان وادب میں بہت سی لسانی تشکیلات ہوئیں۔کئی نئے الفاظ نے جگہ لی اور کئی الفاظ متروک ہوگئے۔مزید براں مجید امجد نے اردو،پنجابی،ہندی،فارتی فارسی اور سنسکرت الفاظ کثرت سے استعمال کیے ہیں جنکی فہم عصر حاضر کے قاری کے لیے انتہائی مشکل ہے۔اس کیفیت کو مد نظر رکھتے ہوئے خواجہ محمد زکریاصاحب کو کتاب کے آخر میں ایک فرہنگ ضرور مرتب کرنی چاہیے تھی جس سے مجید امجد کے کلام کو سمجھنے میں کافی حد تک آسانی ہو جاتی،مثال کے طور پر چند الفاظ بمعہ معنی درج ذیل ہیں۔

الفاظ	اصل(زبان)	معانی
ایاغ	فارسی	شراب کاپیالہ
ابھاگن	ہندی	بدقسمت عورت
استادہ	فارسی	ٹھہراہوا
افتاد	فارسی	ناگہانی آفت
انی	سنسکرت	اندھی
اوطاق	فارسی	مردانہ نشست کا کمرہ،بیٹھک
بسارے	ہندی	بھول جانا
بھوجنوں	سنسکرت	پکی ہوئی چیز
بھجن	سنسکرت	دیوی یادیوتا کی تعریف کاگیت
برندام	سنسکرت	کپکپاتاہوا شخص
بیاکل	سنسکرت	مضطرب،بے چین
بنسی	سنسکرت	بانسری
بُن گوس	فارسی	کان کی لو،کچیا
پرمیشر	ہندی	وشنوکاایک لقب،خداتعالی
پژمردہ	فارسی	مرجھائی ہوئی
تلخابہ	سنسکرت	کڑواپانی
تلچھٹ	ہندی	تہ نشین
تندریلے	فارسی	تھکاہوا،بوجھل
تٹ تٹ	سنسکرت	ڈھلوان،ساحل
تارپو	ہندی	تانابانا
ٹیکری	ہندی	ناقص زمین کاچھوٹاکھیت
جاروب	فارسی	خادم،خاکروب
جھنن	سنسکرت	(رک)کی تکرار
جزداں	فارسی	غلاف قران
چق	ترکی	چلمن،بانس یاسرکنڈے وغیرہ کی تیلیوں کاپردہ
چھاگلوں	سنسکرت	مشکیزہ
خوناب	فارسی	خون کے قطرے

CC BY

چھوٹی سی گھاس	سنسکرت	دوب
لمبا قدم، دریا کا کنارہ، ڈھلوان	ہندی	ڈگ تٹ
گہرے	پنجابی	ڈونگھے
ادھر سے ادھر	سنسکرت	ڈال پات
موجیں مارتا ہوا	فارسی	ذخار
سفید چاندی کی طرح	سنسکرت	رپہلی
الجھے ہوئے، تتر بتر	فارسی	ژولیدہ
سرمہ لگا ہوا	فارسی	سرمگیں
پارے کی طرح	فارسی	سیماب خو
تڑپانے والی سطریں	عربی	سطور تپاں
چاندی کے رنگ کا ستارہ	فارسی	سیمگوں
کلائی	عربی	ساعد
حسن	سنسکرت	شوبھا
بدبو	عربی	عفونت
نایاب، نادر	عربی	عنقا
بالا خانے کا برآمدہ، گوشہ تنہائی	عربی	غرفے
جاڑے کا لباس	ہندی	فرغل
وہ گول سی چیز جو قلعوں یا دیواروں کے اوپر بناتے ہیں	فارسی	کنگرہ
گنبد کے اوپر کلغی، سر طوق گنبد	سنسکرت	کلس
لاغر، کمزور	سنسکرت	کاہش
درختوں کا جھنڈ	فارسی	کنج صحرا
کیڑا	فارسی	کرمک دانہ
درختوں کا جھنڈ، باغ	فارسی	کنج سمن
اذیت ناک	فارسی	گسل
صبح صبح، علی الصباح	سنسکرت	گجر باجا
اون کا کپڑا	فارسی	گلیم
بھاری بھرکم	انگریزی	گرانڈیل
حقہ کی آواز	سنسکرت	گنگڑی
تنگ تاریک حجرہ	عربی	کلبہ
گڑیا	عربی	لعبت
جھک جانیوالی	ہندی	لچکیلی
کھاتا بہی، لین دین	ہندی	لیکھا
حیران	عربی	مبہوت
التجا کرنے والا	عربی	ملتجی
مردہ گھاٹ، جہاں ہندو مردہ جلاتے ہیں	ہندی	مرگھٹ
قبول صورت، من کو موہ لینے والا	سنسکرت	منوہر

OPEN ACCESS

چاندی کے رنگ کی	فارسی	نقوئی
بانسری کی آواز	فارسی، عربی	نفیری
نسل نو	فارسی	نثرادنو
بھاپ ناپنا	ہندی	ہلکور

" شب رفتہ" کے ایڈیشن میں حواشی، حوالہ جات، تعلیقات، مقدمہ اور فرہنگ کے اضافہ نے اس کتاب کی تفہیم میں کلیدی کردار ادا کرنا تھا۔ تاہم ایک ایسا ادب پارہ جو منظر عام سے غائب ہو رہا ہو اور ماضی کے صفحات میں کہیں آخری ہچکی لیکر دفن ہو نیوالا ہی ہو تو اسے پھر سے حیات نو دینا خواجہ محمد زکریا صاحب کا اردو ادب پر ایک احسان عظیم ہے۔ درستی متن کے بعد اسے مختلف جامعات نے اپنے نصاب میں شامل کیا۔ یہ سب خواجہ محمد زکریا صاحب کی انتھک اور بے لوث کوشش کا ہی ثمر ہے۔ اردو ادب تازیست انکا مرہون وممنون رہیگا۔ "شب رفتہ" مجید امجد کی ایک عظیم تخلیق ہے جو اردو ادب میں اپنا منفرد مقام رکھتی ہے۔ اس کتاب کی اہمیت اس کے ادبی معیار، تخلیقی امیجری، اور انسانیت کی گہری تفہیم میں چھپی ہوئی ہے۔ تاہم، اس کے مختلف ایڈیشنز میں موجود اغلاط نے اس کی اصل تخلیق کو متاثر کیا ہے، خاص طور پر اس ایڈیشن میں جو خواجہ محمد زکریا نے مرتب کیا۔ ان اغلاط کی تصحیح نہ کرنا، مختلف نسخوں کے اختلافات کی وضاحت نہ کرنا، اور غیر مترجم الفاظ کی تفصیل نہ دینا اس ایڈیشن کی معیاریت میں کمی کا باعث بنے۔

خواجہ محمد زکریا کی مرتب کردہ اس ایڈیشن میں کچھ مثبت پہلو بھی ہیں جیسے کہ اس کا جدید طباعت کے تقاضوں کے مطابق شائع ہونا، لیکن ان کمیوں کی وجہ سے اس ایڈیشن کی اصل اہمیت کا مکمل اظہار نہیں ہو سکا۔ اس تحقیق نے اس ایڈیشن کی لسانی، طبعی، اور تخلیقی خامیوں کو اجاگر کیا اور ان اصلاحات کی ضرورت کو بیان کیا جو اس کتاب کو ایک مستند اور جامع ادبی تخلیق کے طور پر پیش کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ "شب رفتہ" کی دوبارہ تدوین اور تصحیح کی ضرورت ہے تاکہ اس کے تمام پہلوؤں کو بہتر طور پر قارئین تک پہنچایا جا سکے۔ اس میں فرہنگ، حوالہ جات، اور تخلیقی اصطلاحات کی وضاحتوں کا اضافہ اس کی اہمیت کو مزید بڑھا سکتا ہے۔ اس ایڈیشن کے ذریعے مجید امجد کی شاعری کی اصل روح اور تخلیقی سوچ کو احسن طریقے سے پیش کرنے کا عمل مکمل ہو سکتا ہے۔ آخرکار، اس تحقیق کا نتیجہ یہ نکلا کہ "شب رفتہ" کے اس ایڈیشن میں اگرچہ کچھ بہتری آئی ہے، مگر اس میں اب بھی مزید اصلاحات اور مکمل تدوین کی ضرورت ہے تاکہ یہ کتاب اردو ادب میں اپنی اصل تخلیق کی حیثیت کے مطابق درستی اور جلال کے ساتھ پیش کی جا سکے۔ اس طرح، مجید امجد کی شاعری کا حقیقی پیغام اور اس کی تخلیقی گہرائی دنیا بھر کے قارئین تک صحیح طور پر پہنچ سکے گی۔

حوالہ جات

۱۔ مجید امجد، مرتبہ زکریا، محمد خواجہ، شبِ رفتہ، الحمد پبلیکیشرز، لاہور، ص فلیپ (سرِورق)

۲۔ مجید امجد، مرتبہ زکریا، محمد خواجہ، شبِ رفتہ، الحمد پبلیکیشرز، لاہور، ص ۱۱

۳۔ مجید امجد، مرتبہ زکریا، محمد خواجہ، شبِ رفتہ، الحمد پبلیکیشرز، لاہور، ص ۱۹

۴۔ ساحر لدھانوی، س۔ن، گیت، ریختہ

۵۔ وسی شاہ، ۱۹۹۷، آنکھیں بھیگ جاتی ہیں، الرزاق پبلیکیشرز، لاہور، ص ۱۵

۶۔ حضرت سلطان باہو، س۔ن، ابیات سلطان باہو، مکتبہ دانیال، لاہور، ص ۹۶

CC BY